

۱۵۸۱ مؤلف



از
مؤلفین حضرت
مؤلفین شایسته
سازگار
مؤلفین

مؤلفین بنام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ایک عقیقہ

سوال

علماء دین و مفتیانِ شریعت میں مندرجہ ذیل سوالات پر کیا اور کیا فرماتے ہیں

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب اللہ تعالیٰ نے مرحمت فرمایا یا نہیں؟

(۲) غیر مسلم کو منادی بنانا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) جو شخص "یا رسول اللہ" کہنے کو ناجائز کہے، اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۴) غیر خدا سے مودعا گناہ ہے یا نہیں؟

(۵) جو شخص غیر خدا سے مودعا گنے کو حرام اور شرک کہے اور غیر خدا کی طرف افعال

کی نسبت مجازاً بھی ناجائز قرار دے۔ اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۶) مولود شریف جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و فضائل بیان کئے

SAHAR JUNG EST
(Oriental Section)
URDU PRINTS
C.K.S.

جائیں اور بوقت ذکر ولادت کھڑے ہوں۔ جائز ہے یا نہیں؟
 جو شخص ایسے مومن و شریف کو شرک و حرام کہے اور کسی بری بات سے تشبیہ
 دے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی سکنز انگوٹھوں کو ہونٹوں سے چوم کر
 آنکھوں سے لگانا جائز ہے یا نہیں؟

اور جو اس کو شرک و حرام کہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟
 بیان کو اجاب دے۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے؟

جواب

اللَّهُمَّ هِدْنِيَ الْحَقَّ وَالصِّوَا

جوابات عرض کرنے سے پہلے ان قواعد کا بیان کرنا مناسب ہے جن سے
 شرائع اسلام (مسئلے) مرتب ہوتے ہیں ان قواعد کو سمجھ کر ہر مسلمان یہ معلوم
 کر سکتا ہے کہ فلاں امر کی اجازت ہے یا ممانعت۔ اباحت ہے یا کراہت۔
 شریعت میں جس کو جائز کہتے ہیں اس کی چند قسمیں ہیں:-

(۱) فرض۔ (۲) واجب۔ (۳) سنت۔ (۴) مستحب۔ (۵) مباح۔

جائز کے مقابلہ میں ممنوع ہے جس کو حرام کہتے ہیں۔

علماء نے اس کی بھی کئی قسمیں بتائی ہیں :-

(۱) عوام - (۲) مکروہ تحریمی - (۳) مکروہ تنزیہی

ان میں سے ہر امر دریافت کرنے یا استنباط کر نیکے حسبِ ل طریقے ہیں

فرص :- صرف دلیل قطعی سے معلوم ہوتا ہے۔

واجب :- کے لئے دلیل ظنی بھی کافی ہے۔

سنت :- چند شکوک سے دریافت ہوتی ہے :- (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے قول یا فعل سے (۲) صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے قول یا فعل سے۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے سنت سے جو

کسی طریقہ پر ہو۔

مستحب :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے فعل سے جس کا کبھی ترک

کرنا بھی ثابت ہو۔

مباح :- کے لئے صرف اتنا کافی ہے کہ اس کی حرمت ثابت نہ ہو چاہے

ذکر ہو یا شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی حکم اس کیلئے نہ ہو۔

چونکہ خود قرآن شریف کی آیات سے ہی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مکروہ

چیز جس کی ممانعت مذکور نہ ہو مباح ہے۔ اسی وجہ سے تمام علماء و مجتہدین متفق ہو گئے ہیں کہ اہل تمام اشیاء میں اباحت ہے۔ اس سے مانع معوم ہو گیا کہ ہر امر مسکوت عنہ جس کی نہ حد ثابت ہوتی ہو نہ ممانعت یقیناً وہ امر مباح ہے۔ مباح کہنے والوں کو مباح ثابت کرنے کی ضرورت نہیں۔

باز ثبوت مکروہ یا حرام کہنے والوں کے ذمہ ہے جیسے فرض یا واجب یا سنت یا مستحب کیلئے ثبوت ضروری ہے۔

اَ تَطْهَوْنَ پارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ الْفُلْجِ الَّتِي أُخْرِجَ لِعِبَادِهِ الْخَالِئِينَ كُنْ هِيَ حَرَامٌ كَرْنِوَالَا اچھی چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائیں اچھے کپڑے ہوں یا عمدہ کھانے۔

اس سے معلوم ہوا کہ بغیر کسی دلیل شرعی کے کسی چیز کو حرام یا مکروہ بتانا اور مباح ہونیکے دلائل طلب کرنا آیت مذکور کے خلاف ہے اور شریعت میں خود رائی ہوگی۔

یہ تمام مضمون اصول فقہ، فتوے اور رد المحتار سے نقل کیا گیا ہے اور یہ بھی ملحوظ ہے کہ مباح یہ نیت خیر یا کسی طریقہ مسنونہ کی موافقت سے مستحب ہو جاتا ہے۔ اور خلاف مستحب کو مکروہ نہیں کہنا چاہئے۔

علامہ ابن نجیم بحر الرائق میں علامہ ابن عابدین شامی میں تحریر فرماتے ہیں
 كون ترك المستحب راجعاً الى خلاف الاولى لا يلزم منع ان
 يكون مكروهاً الا بغير خاص لان الكراهة حكم شرعي فلا
 بدل من دليل ان جبراً من غير دليل شرعي هو ادعاء جبراً شرعياً
 كوجوب مكرهه بنين كمنه جبراً شرعياً لا دليل شرعي له
 كمنه امر كوجوبه شرعياً حراماً شرعياً كمنه امر كوجوبه شرعياً
 بنين جبراً شرعياً

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے احتیاطاً حرام اور شرک کہہ دیا کہ لوگ
 چھوڑ دیں ان کی شامی کی اس عبارت پر غور کرنا چاہئے

ليس الاحتياط في الافتراء على الله تعالى باثبات الحرمة
 والكراهة الا بين الادلة لهما من دليل بل في قول بالا باحة التي
 هي الاصل وقد توقف النبي صلى الله عليه وسلم مع انه
 هو المشرع في التحريم والتحريم الحجة انما تنزل عليه النص
 القطعي الخ۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ احتیاط اس میں نہیں کہ کسی امر کو جس
 پر دلیل شرعی نہ ہو حرام یا مکروہ کہہ دیا جائے۔ یہ افتراء ہے بلکہ احتیاط

تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ یہ تمبیہ غور سے خیر ہیں۔ اور پھر سے انکو
سے ذہن نشین کر لیں جب کہ کوئی صاحب کسی امر کو مانا جائز یا بدعت سمیہ یا
مکرہ تحریمی یا شرک کہیں اس کے ساتھ دلیل خاص ذکر فرمائیں تو مقبول
ہو ورنہ ان کا قول مردود۔

مشکوٰۃ شریف میں دارقطنی سے مروی ہے (ان اللہ فریض
فرائضہ فادفعوها ومن حرمت فلا تنہکونہا وحکم
حکم فیہا فلا تختکونہا وسکرت عن الشیاء من
عبور فسیان حکم لیس فیہا) یعنی اللہ جل جلالہ نے جو کچھ فرمایا
فرمائے ان کو ضائع مت کرو۔ اور جو کچھ حرام فرمایا اس میں نہ گھسو۔ اور جن
کی حدود معین فرمائیں ان سے تجاوز نہ کرو۔ اور جن اشیا سے سکوت فرمایا

غیر بھولوں کے اس سے بحث نہ کرو۔ جہول معاف ہیں۔ اب اس تمہید کے بعد جوابات شروع ہوتے ہیں۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کر نیوالے دعویٰات
 "بَعْضُ تِنِّ بَشَرٍ كَرِهَتْ هِيَ بِهٖ قُلُّ لَا يَكْتُمُ مَنِّ فِي السَّكَلَوَاتِ
 وَلَا مَرْضِ الْعَيِّبِ إِلَّا كَلَمًا" ترجمہ فرمائیے کہ آسمان و زمین و اسے
 غیب، کو نہیں جانتے سوائے اللہ کے۔ "دوسری آیت کریمہ لَا يَكْتُمُ
 الْعَيِّبَ إِلَّا هُوَ" یعنی غیب بجز اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ یہ چند آیتیں
 بھی قرآن ہی میں ہیں جو نیچے لکھی جاتی ہیں۔ جسے معلوم ہوتا ہے کہ علم
 غیب سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ جیسے وَمَا هُوَ عَلَى الْعَيِّبِ بِخَسِيرٍ
 یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب بتائیں نہیں جانتے ہیں اور
 لوگوں کو سکھاتے ہیں

دوسری آیت کریمہ (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِعَكُمْ عَلَى الْعَيِّبِ
 وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِيْ مِنْ شَرْائِهِم مَّنْ يَّشَاءُ) یعنی تم لوگوں
 کو اللہ مطلع نہیں فرماتا، اپنے غیبوں پر بلکہ مطلع فرمانے کے لئے رسولوں
 میں سے جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے۔

تیسری آیت کریمہ (عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظَاهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا
 إِلَّا مَنِ الْاِقْطَاعِي مِنْ رَسُولٍ (الخ) اللہ اپنے غیب کسی
 پر ظاہر نہیں فرماتا۔ مگر اس رسول کو منتخب کرتا ہے جسے وہ چاہتا
 (صلی اللہ علیہ وسلم)

اور بہت سی آیات ہیں۔ اب اگر پہلی دو آیتیں قابل عمل ہیں
 اور یہ آیات نہیں تو یہودیوں کا طریقہ ہوگا۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 (أَتَوْهُمْ مُنُونٌ بَعْضُ الْكِتَابِ فَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ) کیا بعض کتاب پر
 ایمان لاتے ہیں اور بعض اس سے منکر ہیں۔ ان آیتوں میں اس
 مندرج بھی نہیں ہیں۔ لہذا کہنا پڑے گا کہ پہلے دو آیتوں میں نفی علم
 ذاتی کی ہے کہ بالذات اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔ اور پچھلی
 آیتوں کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے بتانے سے رسولوں کو علم غیبیہ
 اب اس طریقے سے تمام آیات پر عمل بھی ہو گیا اور یہودیوں
 متابعت بھی لازم نہ آئی۔ بعض لوگ قرآن سے ثابت کیا جائے
 کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیبیہ تو یہودیوں کے بتانے میں کہ علم
 ناکان و مایکون ثابت نہیں ہے۔ پس اجمالاً کہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

غیب جانتے تھے ماکان و مایکون کا عالم تو اللہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کو کہو گے تو شرک لازم آئے۔ تعجب ہے کہ شرک کے معنی میں معلوم
 شرک تو حجب ہو کہ دونوں کا عا۔ کیاں ہو جبکہ اللہ کا علم ذاتی اور حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم کا علم ماکان و مایکون عطائی۔ یعنی خدا کے دینے سے تو دونوں
 علم ایک نہ ہوئے شرک کیسے بزر شرک بتانے والے یہاں علم خدا کی مختصرت
 ہیں۔ ماکان و مایکون میں حجب ہے تو دونوں کے علم میں شرک بتایا گیا۔ یہ
 بڑی غلطی ہے۔ اللہ کا علم محدود نہیں پھر یہ شرک کیسے؟

اگر احادیث صحیحہ و سنیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ثابت کرتی ہوں
 تو ایک صورت یہ بھی ہو سکتی تھی۔ اہل چھوڑا جانا اگر محل دہم کے مانع حدیث
 ترمذی شریف یعنی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دنیا اٹھائی گئی جو
 ہے میں دیکھتا ہوں ان اشیاء کو جو ہو رہی ہیں یا جو قیامت تک ہونیوالی ہیں۔
 ایسے کہ جیسے کہ میں اپنی آنکھیں کو دیکھتا ہوں۔ دوسری صحیح حدیث معراج والا
 جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام علوم دیئے گئے
 تھے۔ میں بھی۔ یہ نزولاً علیک است کتاب دنیا نا کلک یعنی اس
 کہ اب نازل کی گئی ہے۔ آپ پر جس میں ہاں واضح ہر شے کلمہ۔ دوسرا تیرہ کہ

وَعَلَيْكُمْ مَا لَكُمْ مِّنْ تَعَالَىٰ وَكَانَ فَذَلَّ اللَّهُ عَلَيَّكَ عَظِيمًا

یعنی اگر کوئی یا تمام اشیاء کو کہ جس کو آپ نہ پہنچتے تھے۔ اللہ کا فضل آپ پر بہت بڑا ہے اور یہی آیات ہیں جن سے مستنبط ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان و مایکون کا تھا۔ نہایت حیرت ہے کہ کسی دلیل شرعی سے نہ لغت میں نہیں آجاتی۔ کیونکہ توالف و افتاد اشان و عزت و اعلیٰ شد علیہ وسلم کو مرحمت فرمائے۔ تو کہنے کی جرأت کیسے ہوتی ہے کہ علم ماکان و مایکون نہ تھا۔

نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا (مناہج مدینہ ہے) کہ معلومات میں سے بعض معلومات کو غیب رکھنے کو حکم دیا گیا ہے بعض کے اظہار کا۔ تو وہ معلومات جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر نہ فرمایا کہ میں جانتا ہوں انکو سند نہیں پکڑنا نہیں چاہئے۔ جائز ہے کہ حضور نے کسی صلیحت پر وجہ حکم کے چھپایا ہو۔

میں ان مسائل میں امرت کرتے

جبکہ نور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب و باہنا قرآن سے ثابت ہے تو جو جو رک یہ اعتقاد رکھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا اس میں قرآن کا ٹکڑا لازم آتا ہے۔ یہ اعتقاد نہایت خطرناک ہے۔ اللہ سب کو محفوظ رکھے ایسے

سنت ہونے کی دلیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ایک
 نابینا کو حدیث عثمان بن عفیف رضی اللہ عنہ میں آئندہ پیش ہوگی۔

دوسری وجہ شرک اور حرام کہنے کی یہ نئی ایجاد کی جاتی ہے کہ جس قدر
 آستیں مشرکوں اور بت پرستوں کے بارے میں قرآن میں آئیں ان کو پڑھ
 کر مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ دیکھو یہ غیر خدا کا بلاناہرا ہے۔ شرک ہے۔ اولاً
 ان حضرات کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث بخاری و مسلم میں مروی ہے
 ملاحظہ کرنا چاہئے کہ آخر نہ میں اہل البواء شرک کے بارے میں جو آیات
 ہیں ان کو مسلمانوں کے لئے پڑھیں گے۔ فوذ اللہ

ثانیاً انہیں حضرات کو یہ خیال کرنا چاہئے کہ بت پرست اور مشرکین
 اپنے معبودوں کو عبادت کیلئے بدستے ہیں :۔ مانوں پر ان آیات
 کو کیسے پڑھتے ہیں۔ کیونکہ مسلمان غیرہ کی عبادت کو کفر جانتے ہیں واقعہ
 یہ ہے کہ جمالت کا شروع اور دعویٰ عام کا ہر شخص ترین کا ترجمہ کرنے کو ناواقف
 ہے حالانکہ شان رسول بھی نہیں معلوم۔ اور نہ تاریخ و مسودہ کا علم۔ قواعد
 نحو و صرف سے۔ اخیر اسی جہ سے آج کے جہل و تجاہل جیسے ہوئے ہیں غلط ہیں
 مسلمان :۔ راوی اللہ از ہے۔ عبادت ہرگز مقصود نہیں مشرکین

سنت ہونے کی دلیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ایک
 نابینا کو حدیث عثمان بن عفیف رضی اللہ عنہ میں آئندہ پیش ہوگی۔

دوسری وجہ شرک اور حرام کہنے کی یہ نئی ایجاد کی جاتی ہے کہ جس قدر
 آستیں مشرکوں اور بت پرستوں کے بارے میں قرآن میں آئیں ان کو پڑھ
 کر مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ دیکھو یہ غیر خدا کا بلاناہرا ہے۔ شرک ہے۔ اولاً
 ان حضرات کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث بخاری و مسلم میں مروی ہے
 ملاحظہ کرنا چاہئے کہ آخر نہ میں اہل البواء شرک کے بارے میں جو آیات
 ہیں ان کو مسلمانوں کے لئے پڑھیں گے۔ فوذ اللہ

ثانیاً انہیں حضرات کو یہ خیال کرنا چاہئے کہ بت پرست اور مشرکین
 اپنے معبودوں کو عبادت کیلئے بدستے ہیں :۔ مانوں پر ان آیات
 کو کیسے پڑھتے ہیں۔ کیونکہ مسلمان غیرہ ایک عہد کو کفر جانتے ہیں واقعہ
 یہ ہے کہ جمالت کا شروع اور دعویٰ عام کا ہر شخص ترین کا ترجمہ کرنے کو نافرمان
 ہے حالانکہ شان رسول بھی نہیں معصوم۔ اور نہ تاریخ و مثنوی کا علم۔ قواعد
 نحو و صرف سے۔ اخیر اسی جہ سے آج کے جہل و تجاہل جیسے ہوئے ہیں غلط ہیں
 مسلمان :۔ راوی اللہ از ہے۔ عبادت ہرگز مقصود نہیں مشرکین

ادب پرست کے پاس میں جوایات ہیں ان سے یہ مذاغیر اللہ حرام اور شرک کہنے والے بے علم اور کم فہم ہیں۔ کیونکہ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ ایک نابینا حاضر ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کرتا ہے کہ میرے لئے دعا فرمائیے میں بینا ہو جاؤں۔ جواب ملا صبر کرو تو آخر میں رتبہ بلند ہو ورنہ خوب اچھی طرح وضو کر کے دو نفل پڑھو۔ اور بعد سلام

کے یوں دعا کرو

اللَّهُمَّ اسئلكَ وَأَتُوجِبُ لَكَ مِنْكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتُوجِبُ بَكَ إِلَى رَبِّي لِتَقْضِيَ حَاجَتِي اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔ اگر مذاغیر اللہ حرام ہے تو کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم شرک و حرام کی تعین فرماتے ہیں۔ نفوذ باللہ منہ۔

حدیث مذکور کی دعا کا ترجمہ یہ ہے۔ اے اللہ تجھ سے میں سوال کرتا ہوں

اور تیرے نبی رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوں اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے وسیلہ سے متوجہ ہوں اپنے رب کی طرف تاکہ یہ حاجت پوری ہو۔

صبغہ معروف کا ترجمہ تاکہ آپ پوری فرمادیں میری حاجت کو لئے

اللہ میرے بارے میں ان کی سفارش قبول فرما اپنے آپ کو نادمی بنانے کی تعلیم ہے۔

میں نہیں سمجھتا کہ وہی استدود و توسل جو غیر اللہ سے شرک و حرام بتایا جاوے۔ تمام دنیا کے زورہ آدمیوں سے یہاں تک کہ کفار و مشرکین سے کرنا نہ صرف جائز ٹھہرایا ہے بلکہ شبانہ روز اس پر عمل درآمد ہے۔ اگر تمہارا شرک ہے تو ہر غیر اللہ سے اس کی مانگت ہوتی رہا ہے نہ کہ صرف خود سے شرک و حرام اور زندوں سے ضروری۔ کیونکہ یہ حضرات دوسری دین شرک اور عرام کہنے کیلئے یہ آیت کریمہ اِنَّكَ لَعَبْدٌ لِاٰلٰهٍ اٰیَاكَ تَسْتَعِيْنُ بھی پڑھتے ہیں۔ ترجمہ ہم تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ حصر سے مدد مانگنے کا جو ہر غیر اللہ سے مدد مانگنا حصر کے منافی ہے۔

مسلمانوں میں احادیث شریفہ سے یہ لوگ ناواقف ہیں۔ اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے خبر۔ اسلئے یہ ہے کہ حقیقتاً تمام افعال کی نسبت اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ کیونکہ کوئی ذرہ ہمیں حرکت نہ کر سکتا۔ اور نہ کوئی عامل عمل کر سکتا ہے۔ جیسا کہ مشیت مونی جل جلالہ ہو۔ یہی مضمون ایمان مفصل میں مسلمانوں کو بتایا گیا ہے۔

والقد خیرنا وشدنا کل من اللہ تعالیٰ الخ اور اسی معنی سے
 آیتہ کریمہ ایاک نستعین میں حصر ہے۔ ورنہ مجازاً افعال کی نسبت
 غیر اللہ کی طرف قرآن میں بکثرت وجود میں۔ سورہ مريم میں جبریل علیہ السلام
 کو بیٹہ دینے والا فرمایا (إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا)
 میں آپ کے رب کا رسول ہوں تاکہ تم کو بیٹا عطا کر دوں۔ ایسے
 ہی سورت براۃ میں ہے اَعْلَمُ اللّٰهُمَّ اَنَّكَ رَسُوْلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
 اللہ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو عینی بنایا
 تیسری آیت اس سورت میں سَيُؤْتِنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَمَوْلَاہِ
 یعنی قریب ہے کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فضل سے
 ہم کو دیگا۔ ان ماکورہ بالا آیات میں جبریل علیہ السلام کی طرف اور حفصہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت افعال بیٹھا دینے اور غنی بنانے اور
 فضل فرمانے کے لئے کی گئی

آیتہ کریمہ ایاک نستعین کے حصر کے منافی ہے تو لا محالہ ماننا
 پر دیکھا کہ حقیقی فاعل اللہ۔ اور مجازاً دوسروں کو بھی بتانا جائز ہے۔ نہ کہ
 استمداد اور توسل بشر کا ہے عزم ہے چنانچہ قرآن میں فرماتا ہے اللہ

جل جلالہ۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَاتَّبِعُوا الْوَسِيلَةَ

لے ایمان والو! اور اللہ سے اور تلاش کرو اللہ کی طرف وسیلہ کو
 دوسری آیتہ کریمہ اُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَنْتِظُونَ
 اِلَىٰ رَبِّهِمْ اَلْوَسِيلَةَ اِيَّاهُمْ اقْرَبُ الْوَسِيلَةِ اِلَىٰ رَبِّهِمْ
 وہ یاد کرتے ہیں اور تلاش کرتے ہیں اللہ کی طرف وسیلہ کو کہ کون سا وسیلہ
 زیادہ قریب ہے۔ اگر توسل حرام اور شرک ہے تو پہلی آیتہ میں حکم یہ دوسری
 آیتہ میں توسل کرنے والوں کی تعریف قرآن شریف میں کیسے آئی؟

انہیں مسائل کی طرف مجازاً نسبت احوال کے قرآن وحدیث
 صحیحہ میں بکثرت واقعہ ہے مسبیت و سببیت کا پایا گیا۔ حدیث مذکورہ
 عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے عبد غلامت میں ایک صحابی کو آپ
 سے کچھ ضرورت پڑی۔ کسی مرتبہ حاضر ہوا بار بار بی نہ ہوئی۔ آخر میں عثمان
 بن حنیف رضی اللہ عنہ نے یہ طریقہ مسنونہ ان صحابیوں کو تعلیم فرمایا
 وہ عمل میں لائے پھر حاضر ہوئے۔ دربار میں بغیر خواہش ظاہر کئے
 ہوئے دربان ہاتھ پکڑ کے لے گیا۔ خلیفہ سوم رضی اللہ عنہ کے حضور
 میں۔ آپ نے بڑی توجہ سے قریب بچھا کر دریافت فرمایا جو حاجت تھی

فوراً پوری فرمائی۔ اور یہ بھی نفیہ سوم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب
 کبھی ضرورت پڑے فوراً اطلاع دو میں پوری کر دوں گا۔ اس سے معلوم
 ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مبارک زمانہ میں امتداد وغیرہ اٹھ سے کیا
 جانا مروج تھا۔ حاکم بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سلم ظاہری آنکھوں سے
 اوجھل میں صحابی صحابی کو تعلیم فرماتے اور وہ غل کرتے۔ آج کل لوگ
 کم علم کم فہم اسی کو شرک و حرام کرنے میں کسدرجہ بیباک ہیں۔ پانہ بخدا
 اعمال صالحہ کو وسیلہ بنانے کی تعلیم تو قرآن میں موجود ہے۔ **يَا أَيُّهَا
 الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا اللَّهَ تَعَالَى بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ۔** اس
 ایمان والوں کو دنیاگوئی کے وسیلے سے بخاری سلم میں باجے
 دعا کے آداب یہ ہیں کہ ان نتوسل بانبیاءہ اور آگے
 ہے **وَالصَّالِحِينَ** من عبادہ۔ بکود عا کرتے وقت توسل
 انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سے کرنا چاہئے اور توسل
 کرنا چاہیئے نیک بندوں سے جیسے توسل اعمال صالحہ سے منقول
 ہے۔ بخاری میں حدیث اہل غار کے تین صاحبوں کے بارے میں
 جبکہ غار کا منہ پتھر سے ڈھک گیا تھا۔ تینوں صاحبوں نے اپنے

نیک اعمال کے توسل سے اٹکا اللہ نے، عاقبول فرمائی اور پھر سٹ گیا
 اس تمام مضمون سے اس قدر مسائل معلوم ہوئے کہ (۱) نداد
 غیر اللہ جائز ہے۔ بلکہ قرآن اور احادیث صحیحہ میں موجود ہے (۲) استمدا
 غیر اللہ بھی جائز ہے۔ بلکہ مسنون ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے عمل بھی
 فرمایا۔ (۳) یہ بھی واضح ہو گیا کہ جو لوگ نداد غیر اللہ کو ناجائز کہتے
 ہیں۔ وہ شریعت پر زیادتی اور افتراء کرنے والے ہیں (۴) اور جو لوگ
 استمدا و غیر اللہ کو مجاز بھی حرام اور شرک بتاتے ہیں وہ کلم علم کم فہم
 احادیث صحیحہ سے بے خبر اور شریعت میں افتراء کرنے والے ہیں۔ قل من
 جرم زینۃ اللہ القی الخ کے مخالف اگر اعتقاد بھی مخالف ہیں تو
 کفر یعود باللہ منہ۔

(۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان۔ نبوت۔ رسالت
 اور معجزات کا بیان کرنا واجب ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں حکم ہے:-
 لَتَضِدُّوهُ وَتُقِرُّوْاْ مَا نُنَاجِیْ- ترمیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کہ
 بزرگی ظاہر کرو دوسری آیہ کریمہ وَ اَکَاْبِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ
 اللہ کی نعمتیں ظاہر کرو۔ سب سے بڑی نعمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کا تشریف لانا۔ ہا بیت فرمانا۔ چنانچہ رب العالمین جل جلالہ سے نعمت
 عظمیٰ سے احسان اور منت فرماتے ہیں۔ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَىٰ عَمَلِ
 الْاُمَمِیْنِ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ الْخَبْرَ بِهٖتِ بَرَا حِیٰنَ
 فرمایا اللہ نے کہ بھیجی مومنوں کے لئے ایسا مبارک اِعرزت والا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم جو انہیں میں سے ہے

اس کو جو حرام کہے یا شرک بتائے یا تشبیہ بری چیز سے دے
 تو کفر لازم آتا ہے۔ نعوذ باللہ منہ۔

اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا۔ اہل حرمین کا تابعین تبع تابعین رضی اللہ
 عنہم جمیع کا عمل رہا ہے۔ خود اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اکثر جگہ
 فضیلت اور صاحب امتیاز ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرماتا ہے
 تعجب ہے کہ ایسے مولود شریف کو کس کی مجال ہے شرک اور حرام کہے
 نعوذ باللہ منہ۔

اللہ جس کا قرآن میں ذکر فرمائے لوگوں کو تعلیم اور حکم دے وہی
 شرک اور حرام کہے تو پھر کیا چیز محمود ہوگی۔ جو لوگ مولود کو شرک یا حرام کہنے
 کیلئے یہ وجہ اِیجا کرتے ہیں کہ موضوعات کا بیان ہوتا ہے یا شراب پی کر

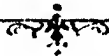
بٹھا جاتا ہے۔ اور چند رسوم غیر مشروعہ پاسے جاتے ہیں۔ تو ان حضرات
 کو چاہئے کہ ممنوعات کو روکیں اور غیر مشروع کو حرام کہیں۔ نہ یہ کہ خود
 مولود شریف کو بری چیز سے تشبیہ دیدیں۔ کیا نماز میں کوئی جاہل یا چند
 جہل غیر مشروع امور کے مرتکب ہوں تو خود نماز کو شرک یا حرام کہنا چاہئے
 یا ممنوعات سے نماز کو پاک کرنے کے طریقے بتانا چاہئے۔ رد المحتار شامی کی
 عبارت جو تمہید میں ہے۔ لیسر الامتیا لط فی الافتراء علی دلائلہا
 الحرمتی اللواہتہ الخ۔ ملاحظہ فرمائیں تعجب حسد اور سخن پروری سے
 بچنا چاہئے۔ اللہ صلب کو نویں مرحمت فرمادیں۔ آمین۔ جو لوگ ایسے
 مولود شریف کو برا کہتے ہیں۔ بری چیز سے تشبیہ دیتے ہیں۔ جاہل میں ہیاک
 ہیں۔ شریعت میں نیا دتی اور انتر اعلی اللہ کے مرتکب ہیں جس کے لئے
 سخت وعید ہے۔ بوقت ولادت کھڑے ہونا ذکر کے لئے مباح ہے علماء
 حرمین کا اتباع۔ تابعین ترجیح تابعین۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی پیروی
 ہے۔ عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (ما رآہ المؤمنون
 حسناً فلو عند اللہ حسن)۔ جو کتب صحیح میں موجود ہے بے پھر
 شرک اور بدعت کیونکر۔

شرک اور حرام کہنے والے مفتی ہیں جیسا کہ شامی میں آکر رہا ہے
 یہ بھی شامی کا بیان ملحوظ رہے کہ مباح بہ نیت خیر یا کسی طریقہ محمودہ کے
 موافقت سے متعجب ہو جائے۔ صحیح حدیث ہے ص ۱۰۸ سنن سنن
 حسنة خلة اجروا اجر من عمل بها جس کا مفہوم یہ ہے
 کہ جو لوگ اچھا طریقہ جاری فرمادیں تو ہماری کرمیوں کو جاری کرنے کا
 ثواب اور جس قدر عمل کریں اسے محمود طریقے پر ادا ان کا بھی ثواب پہنچے
 کرنے والے کو ملتا ہے جس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہر باعث سیئہ نہیں
 بلکہ بعض بدعت محمودہ واجب۔ اگر واجب کے موافقت ہو جائے۔
 بعض سنت بعض مستحب۔ یہ بھی کہ سمجھی اور کم علمی۔ یہ ان لوگوں کی جو
 پڑھتے ہیں کل بدعت ضلالت و کل ضلالت فی النہاد۔ اور مطلب یہ
 نکالتے ہیں کہ تمام بدعت ضلالت ہے۔ کیونکہ حدیث مذکورہ بالا من سن
 سنن حسنة الخ کے ساتھ یہ قول متصادم ہو گیا۔ بلکہ ہر وہ بدعت جس
 کو لوگ بھی نہ ہو اور مشہور نہ ہو وہ ضلالت ہے۔ الفاظ حدیث رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہیں۔ من احدث فی امرنا ہذا ما بیس منہ الخ
 کیس نہ کہ کا ترجمہ مشکل ہے نہ ابتداء تصانیف ہے تبعیض ضیہ نہیں ہے

نہ مدخول ذواجزار نہیں ہے۔ اب ترجمہ یہ ہو گا کہ :- ہر وہ بدعت جو کسی
 طور سے متصل بھی ہو مشروعات سے وہ ضلالۃ ہے۔ واللہ اعلم
 رکھے، نام نامی اسم گرامی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سننے کے وقت
 انگلیوں، ٹوہوں پر رکھ کر آنکھوں پر رکھنا مباح ہے سیدنا ابوبکر رضی
 اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ اگرچہ بعض حضرات لے جرح فرمائی ہے
 مگر ناجائز اور حرام و شرک فرمانے والے پہلے کوئی ضعیف حدیث ہی
 پیش فرمادیں۔ آج تک پیش نہیں کی گئی مابعد پیش کر سکیں گے۔ تو کم از کم یہ
 فعل مسکوت عنہ ہو گا۔

تمہید میں عرض کیا جا چکا ہے کہ ایسے مضمون جن سے شارع
 علیہ السلام کدوت فرمائیں۔ وہ مباح ہے۔ نیت خیر اسم گرامی کی
 مٹ جائے تو مستحب ہے۔ شرک اور حرام کہنے والے زبان دراز
 بے دہش۔ حرام کہنے والوں کا حکم مفسر علی اللہ میں اقل ہے۔ پہلے
 بھی جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ واللہ اعلم و علمہ اتم۔

(نثار احمد عفی اللہ عنہ)



ماشاء اللہ مولانا صاحب دامت برکاتہم نے مسائل مفسرہ پر کما حقہ تحقیق فرمائی ہے۔ اور ماشاء اللہ بہت مشروح موافق عقاید اہل سنت و الجماعت کے تفسیر کے فرمائی ہے۔ جزاک اللہ خیراً راقم آتم خادم اعلاء محمد فضل کلیم عفی عنہ امام مسجد انگاری محلہ۔

آج کل وہابیہ فساد مضد نے عقائد فاسدہ کا جاں جس طرح تقیہ کر کے پھیلایا رکھا ہے وہ اہل سنت و جماعت کیلئے سخت خطرناک ہے حضرت قبدہ حاجی امدا اللہ صاحب ہماجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت قبدہ مرشدی لوسیدی مولانا شاہ علیہ السلام صاحب ہماجر رحمۃ اللہ علیہ حضرت قبدہ مولانا شاہ رحمۃ اللہ صاحب ہماجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت قبدہ مولانا عبد السمیع صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ اعلیٰ حضرت مجددات حاضرہ مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر اکابر اہل سنت و جماعت نے ان مسائل پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ پھر بھی اہل سببی کی فرمائش پر مولانا شاہ احمد صاحب نے ان مسائل کا جو جواب ارقام فرما کر مسلمانانِ مہمئی پر احسان کیا ہے۔ یہی عقاید صحیحہ اہل سنت و جماعت ہیں۔ مولانا تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور شائع کرنے والوں کو اجر دے

(احمد مختار الصدیقی)

الجواب صحیح والمحبیب مصنیب

محمد عبد العظیم الصدیقی

شوکت کو یہ فخر حاصل ہے کہ آئینہ عقائد محبوب نامہ کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔ الحق مولانا نے تمام جواب بہت صاف صریح مدلل و مکمل تحریر فرمائے ہیں جن میں طلب حق پسند اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے ہاں جن کے دلوں پر کانٹوں پر مہر ہیں اور آنکھوں پر پردے ہیں وہ غور و فکر نہ جائیں تو ردہ جائیں جن احباب نے اس کا خیر کے واسطے محنت اٹھائی وہ ہمیشہ ان جزائے الہی کے مستحق ہیں *

شیخ نور الحق نذیر احمد بخندی

صدیقی جنفی قادری نقشبندی

مدیر شوکت بمبئی

فاضل اہل مولانا شار احمد صاحب نے جو جواب ارقام فرمایا

الحق ارباب سنت و جماعت کے یہی عقائد ہمچہ ہیں حمید سامان کو اس پر یقین رکھنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ابو المسعود محمد سعد اللہ علی

خطیب کراچی مسجد میمنہ

محمد عبد العظیم الصدیقی